بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش | ۳ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

مکرم بشیر احمد صاحب رضا ابن محمد الدین صاحب مال کرشن نگر لاہور کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ امۃ الرحمٰن فاطمہ صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب ڈار کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر نماز جمعہ کے بعد مسجد میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ضلع بارہ مولا میں راجہ کی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت - امن کونسل کی کارروائی بدستور جاری رہیگی

جیکب آباد میں پٹھانوں کا روپ بھرنے والے سکھ

اور ان کی پر اسرار گرفتاری

سبی (بلوچستان) ۱۳ فروری۔ آج جیکب آباد میں پولیس نے نصف درجن کے قریب سکھوں کو گرفتار کیا۔ کہا جاتا ہے یہ سکھ پٹھانوں کے لباس میں ملبوس تھے۔ اور اپنی بدکرداریوں کی کمین گاہ کے لئے ایک سید کو استعمال کر رہے تھے۔ یاد رہے جیکب آباد کراچی کوئٹہ لائن پر اکاسٹیشن ہے۔ جہاں قائد اعظم کل پہنچے تھے۔ اور ۱۴ فروری کو دربار کرنے والے ہیں۔ (استار)

ہندوستانی وفد کی عدم موجودگی میں بحث بدستور جاری رہے گی۔

وفد کو جلد سے جلد واپس آنے کی ہدایت

لیک سکسس ۱۳ فروری۔ آج مقررہ پروگرام کے مطابق مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے جب امن کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ تو کونسل کے صدر جنرل میک ناٹن نے اعلان کیا۔ کہ ہندوستانی وفد کے چند ممبران دہلی واپس جا سکتے ہیں۔ لیکن کونسل توقع کرتی ہے۔ کہ وہ جلدی سے جلدی واپس آنے کی کوشش کریں گے۔

صاحب صدر نے یہ بھی بتایا کہ چینی نمائندہ نے اپنا وہ ریزولیوشن واپس لے لیا ہے جس میں انہوں نے اجلاس کو یکم مارچ تک ملتوی کر دینے کی تجویز پیش کی۔ نیز آپ نے اس امر کی بھی وضاحت کی۔ کہ ہندوستانی وفد کے بعض ممبران کی عدم موجودگی میں ہندوستان اور پاکستان کے باہمی اختلافات پر بحث جاری رہیگی

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

ضلع بارہ مولا میں مہاراجہ کی سامراجی حکومت

کے خلاف مسلح بغاوت

تراڑکھل ۱۳ فروری۔ بارہ مولا ضلع کی کشمیری عوام نے مہاراجہ کی سامراجی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کر دی ہے۔ شیخ عبداللہ کا ملیشیا باغیوں کی مدد کر رہا ہے۔ کارانگلی، کپواڑہ اور دیگر اہم مقامات پر ریاستی فوجوں کو نکال باہر کیا ہے۔ ڈوگرہ فوجوں نے سوپور ہے۔ آگے بڑھ کر سنگرام کے مقام پر بارہ مولا سرینگر روڈ کا سلسلہ مواصلات کاٹ دیا ہے۔ باغیوں نے ہندوستانی فوج کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ سوپور میں ۲۰ رائفلیں چھین لی گئیں۔ چند ٹومی گن کی مارٹرز ۵۰۰۰ کارتوس، ہزاروں من غلہ بھی ہندوستانی لاریاں ان کے قبضہ میں آگئیں۔ سوپور سرینگر سے ۲۴ میل سرینگر بارہ مولا روڈ سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ (رہبر)

—— لاہور ۱۳ فروری۔ مسٹر فرخ حسین کے مستعفی دینے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کو پُر کرنے کے لئے سٹی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے نواب زادہ رشید علی خان پریذیڈنٹ لاہور سٹی مسلم لیگ کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ا۔پ

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی شاندار خدمات بجالانے کے بعد

امام مسجد احمدیہ شکاگو کی مراجعت

لنڈن ۱۳ فروری۔ استار نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ امام مسجد احمدیہ شکاگو صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی جو امریکہ میں احمدیہ دار التبلیغ کے انچارج بھی ہیں بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ عنقریب کراچی پہونچ جائینگے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے وہاں سے لاہور جائیں گے۔ صوفی صاحب کے زمانہ قیام میں امریکہ میں احمدیت کا اثر کافی پھیل چکا ہے اور امریکہ میں تقریباً ہر جگہ احمدی موجود ہیں۔ ان کا مرکز شکاگو میں ہے۔ مسٹر بنگالی مصنف کی حیثیت سے کافی مشہور ہیں۔ آپ کی انگریزی تصنیفات میں ایک کتاب سیرت النبی صلعم بھی ہے۔ آپ کے بال بچے بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ آپ کی اہلیہ عورتوں میں ایک سرگرم احمدی کارکن کے طور پر مشہور تھیں۔ (استار)

پاکستان میں چینی پہنچنی شروع ہو گئی

کراچی ۱۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی سے ورجینا نامی جہاز پاکستان کے لئے ۱۰۵ ٹن چینی لے کر کراچی کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ سو ٹن چینی انگلستان نامی جہاز میں آج روانہ کر دی جائیگی۔ نیز ریڈروبنک نامی جہاز پانچ ہزار ٹن چینی لے کر ۱۶ فروری کو روانہ ہوگا۔ ا۔پ

—— لاہور ۱۳ فروری۔ مسٹر امداد علی رکن مسلم لیگ کو آج شام کے وقت ٹکی دروازہ میں کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ا۔پ

مسٹر آئنگر اور اُن کے رفقا کار نیویارک سے روانہ ہو گئے۔

لیک سکسس ۱۲ فروری۔ ہندوستانی وفد کے قائد مسٹر گوپال سوامی آئنگر دوسرے چار ممبران وفد کے آج صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل آپ کی زبان پر حسب ذیل الفاظ تھے ہمیں امید ہے کہ ہمارا اپنی حکومت سے بالمشافہ مشورہ حاصل کرنا کونسل کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور جب ہم مسئلہ زیر بحث پر دوبارہ بحث کرنے کے لئے واپس آئیں گے۔ تو کونسل کا کام پہلے کی نسبت بہت آسان ہو جائیگا۔ (رائیٹر)

—— لاہور ۱۳ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ بی اے بی ایس سی۔ ایم اے ایم ایس سی۔ بی ٹی۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانوں کے لئے پرائیویٹ اور منظور شدہ کالجوں کے امیدواروں کے ایڈمشن فارم وصول کرنے کی تاریخ بغیر لیٹ فیس کے یکم مارچ اور لیٹ فیس کے ساتھ ۱۵ مارچ مقرر کی گئی ہے۔ ا۔پ

ہندوستانی سپاہیوں کا پاکستانی دیہات پر شدید حملہ

مسلسل حملوں کے خلاف حکومت پاکستان کا احتجاجی نوٹ

راولپنڈی ۱۳ فروری۔ حکومت پاکستان کی طرف سے آج ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۰ فروری کو ہندوستانی فوج کے سپاہیوں نے گجرات اور کشمیر کی درمیانی سرحد کے قریب پاکستانی علاقے میں دو دیہات پر آتشباری کی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ اسی روز سہ پہر کے وقت ہندوستانی سپاہیوں نے ٹینک اور مارٹر توپوں کی مدد سے "میلو" نامی گاؤں پر حملہ کیا۔ یہ گاؤں پاکستان کے علاقے میں عین سرحد پر واقع ہے۔ اس سے قبل ہندوستانی فوج کی طرف سے آتشباری کے نتیجہ میں گاؤں کا بیشتر حصہ پہلے ہی خالی ہو چکا تھا۔ خوش قسمتی سے ان دونوں حملوں میں جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ دو شہری مارے گئے اور معدودے چند زخمی ہوئے البتہ مویشیوں کی ایک بڑی تعداد لڑائی کے دوران میں ماری گئی۔

حکومت ہندوستان کے فوجی ہیڈ کوارٹر کے نام حکومت پاکستان نے ایک سخت احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کرے۔ تاکہ ایسے واقعات کا پھر اعادہ نہ ہو سکے۔ ا۔پ

—— لاہور ۱۳ فروری۔ چوہدری خدا بخش مجسٹریٹ نے مسٹر تاج دین خیول انسپکٹر کو گرفتار کر لیا کیونکہ وہ ... ایک ... ۵ روپے ... رشوت ...

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ (پرنٹر و پبلشر عبد الحمید۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی) نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہندوستان جمعیت اقوام کی تاریخ میں ایک ناپسندیدہ مثال قائم کر رہا ہے

ممبران امن کونسل پر تحریک التواء کا اثر

لیک سکسیس ۱۲ فروری۔ آج سہ پہر امن کونسل میں
مسئلہ کشمیر پر پھر بحث ہوئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ
چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے نیویارک کے ایک اخبار
کی غلط رپورٹ کی تردید کرتے ہوئے اپنی تقریر شروع کی۔ اس
رپورٹ میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ گویا پاکستان کشمیر کی بحث کو
ملتوی کرنے کے حق میں ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے
آپ نے فرمایا بحث کا موجودہ مرحلے پر پہنچکر ملتوی ہونا باعث
پریشانی کا باعث ہے کشمیر اور دیگر تنازعات کا جہاں
تک تعلق ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان
صورت حال نہ صرف یہ کہ نزاکت کی حد تک پہنچی ہوئی
ہے بلکہ اس کے بعض پہلو تو انتہائی خطرناک صورت اختیار
کر رہے ہیں۔ ہم امید کر رہے تھے کہ بحث بغیر کسی رکاوٹ
کے کم از کم اس وقت تک جاری رہے گی۔ کہ جب تک
باہمی تصفیہ کا ایک مکمل ڈھانچہ تیار نہیں کر لیتی۔ کہ جسے بعد
میں عملی جامہ پہنایا جا سکے مسٹر آئنگر نے کل بحث کے دوران
میں کہا تھا کہ کونسل نے معاملے کی نزاکت کو نہیں سمجھا ہے۔
سر محمد ظفر اللہ خان نے اس بیان پر سخت نکتہ چینی کی۔
اور فرمایا ہمیں احساس ہے کہ امن کونسل نے دونوں پارٹیوں
کو اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے مواقع بہم پہنچانے میں
بہت فراخدلی سے کام لیا ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی احساس
ہے کہ نہ صرف کونسل کے اندر بلکہ ممبران نے کونسل سے
باہر بھی ان معاملات پر بہت عرق ریزی کی ہے۔ ہندوستان
کی شکایت کا اصل باعث اس کی اپنی ہٹ دھرمی ہے وہ
چاہتا ہے کہ امن کونسل مسئلہ زیر بحث کو صرف ایک
زاویہ نگاہ سے دیکھے۔ اور وہ زاویہ نگاہ یہ ہے کہ
ایک وقت میں معاملہ کے صرف ایک پہلو پر ہی غور کیا
جائے۔ اور اسی کو خاص پہلو تسلیم کیا جائے۔ جسے ہندوستان
اہم سمجھتا ہے چنانچہ ہندوستان نے بحیثیت مجموعی تمام
معاملات پر بیک وقت غور کرنے سے انکار کر دیا۔
اور اس بات کا بھی پاس نہیں کیا۔ کہ ہمارا مقصد کسی نہ
کسی نتیجہ پر پہنچنا ہے۔ انہوں نے یہ امر بالکل فراموش
کر دیا ہے کہ کشمیر میں امن و امان قائم کرنے اور ہندوستان و
پاکستان میں دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا معاملہ امن
کونسل کے سامنے ہے نہ کہ صرف کشمیر کا۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے تقریر کو جاری رکھتے
ہوئے کہا کہ ہندوستانی وفد نے یہ سوچ لیا ہے کہ ان کے
کہنے کے مطابق اگر امن کونسل پاکستان کے نام مخصوص
ہدایت جاری کر دے تو لڑائی فوراً بند ہو جائیگی حالانکہ
ضرورت اس بات کی ہے کہ قبائلیوں کو اس بارے میں
یقین دلایا جائے کہ اس کے ہتھیار رکھ دینے کے
بعد کیا ہوگا۔ ہندوستان یہ چاہتا ہے کہ پاکستان کی
مدد سے ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ جس سے
ہندوستان کو کشمیر میں جلد سے جلد فوجی فتح حاصل ہو
جائے۔ چنانچہ ہندوستان کے نزدیک بجز اس کے
ہر طریق مدت طلب اور طویل طریق کار پر مشتمل ہے شیخ
عبداللہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ باشندگان کشمیر
کے نزدیک اس کی حیثیت ایک ایسے غدار کی سی ہے
جو ان کے دشمن یعنی مہاراجہ سے جا ملا ہے۔ نہ رہا ہونے
سے پہلے اور نہ مہاراجہ کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بننے سے قبل
مسلمانان کشمیر کی اکثر [illegible] بعد میں کوئی حصہ پر کشمیر
کے لوگوں کی نگاہ میں وہ مبغوض ہے اور ان کا آلۂ کار بنا ہوا
ہے شیخ عبداللہ کی حکومت کے دو لاکھ کے قریب
مسلمان پناہ گزین اسکے زیر اقتدار علاقوں سے بھاگ
آئے ہیں پھر بھی اس نے اپنی تقریر میں پاکستان کو
ہٹلر اور گوئبلز کے دوسرے جنم سے تعبیر کیا ہے۔ آپ
نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر کے لوگ اس کے
کہنے کے مطابق اس کے پاؤں چومنے کو تیار ہیں لیکن
ہو یہ رہا ہے کہ اسکے ہم مذہب ہزاروں کی تعداد
میں اس سے بھاگ بھاگ کر بقول اس کے ہٹلر اور
گوئبلز کے قدم چوم رہے ہیں۔ آج بھی جموں اور کشمیر
میں ڈوگرہ ہندو ہتھیار لے کر پھر سکتے ہیں۔ لیکن نہیں
پھر سکتے تو مسلمان۔ شیخ عبداللہ نے تو اتنا بھی نہ کیا۔
کہ وہ مسلمانوں کو ڈوگروں کے برابر حقوق دلوا دیتا۔
سوچنے کی بات ہے کہ کیا ایسی حکومت آزاد حکومت
کہلا سکتی ہے۔ یا آئندہ کے متعلق اس کے آزاد بن
جانے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ توقع یہ کی جا رہی ہے
کہ ان فوجوں کی بندوقوں میں استصواب رائے کیا جائے
جو عرصہ سے وہاں کے باشندوں کے خون سے ہولی
کھیل رہے ہیں۔ اس پر یہ دلاسا دیا جاتا ہے کہ ان
حالات میں لوگ اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کریں گے۔
اور آزادی سے جس کے حق میں چاہیں گے ووٹ دیں گے
یہ بھی کہا گیا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا ایک حصہ ہے
یہ آنکھوں میں خاک جھونکنے والی بات ہے انڈیا کا
دعوے ہے کہ کشمیر ہندوستان کے ساتھ شامل ہو چکا
ہے۔ پاکستان اسکی تردید کرتا ہے اور الحاق کی قانونی
حیثیت پر معترض ہے جب تک لوگوں کی خواہشات
کا پتہ نہیں لگا لیا جاتا الحاق کا معاملہ تعطل کی حالت
میں ہے اندریں صورت یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ
کشمیر ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ
اگر استصواب رائے ہندوستانی فوجوں کی بندوقوں
کے زور سے کرایا گیا۔ تو آزاد کشمیر کی فوجیں کبھی ہتھیار
نہ ڈالیں گی۔ دباؤ پولنگ سٹیشنوں پر بلاواسطہ نہیں
ڈالا جاتا۔ دباؤ اور اثر در پردہ مخفی طور پر ڈالا جاتا
ہے۔ اور ایسے ناجائز مخفی تصرف کا جمعیت اقوام
کیونکر سدباب کر سکتی ہے؟ معمولی معمولی کارندوں
پولیس کے سپاہیوں اور مال افسروں کی معرفت
ناجائز اثر اور دباؤ ڈالنے کے سینکڑوں طریقے ہیں۔
جمعیت اقوام ان کا کیونکر پتہ لگا سکتی ہے۔ سر
محمد ظفر اللہ خان نے چینی نمائندے کے ایک سابق
بیان کا ذکر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کشمیر
کی موجودہ حکومت کو عارضی معطل کرنے میں بہت سی
دستوری اور قانونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔
آپ نے اس خیال کی تردید میں پر زور چیلنج کیا۔ اور
کہا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ابھی حال میں ہی
گاندھی جی کے قتل کی وجہ سے حکومت ہند نے الور
اور بھرت پور کے حکومتی نظام کو اپنے ہاتھ میں لے
لیا ہے چینی نمائندے کا یہ بیان کوئی وزن نہیں رکھتا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ انڈین
ڈیلیگیشن کی درخواست التواء اہم اور نازک معاملہ
پر غور و خوض کی راہ میں ایک زبردست روک واقع
ہو جائیگی۔ اگر یہ التواء در حقیقت ناگزیر ہے تو میں
امید کرتا ہوں کہ کونسل کم سے کم عرصہ کے لئے
اسکی اجازت دیگی جن عرضداشت کے مسودات
ہم نے ابتداء میں پیش کئے تھے۔ ان میں کشمیر کے
علاوہ اور بہت سے معاملات کا ذکر ہے۔ امن
کونسل اس بات کا فیصلہ کر چکی ہے کہ کشمیر کے
بعد ان تمام معاملات کو زیر بحث لایا جائے گا۔
التواء کی تجویز کے پیش نظر قدرتی طور پر سوال پیدا
ہوتا ہے کہ دوسرے معاملات کا کیا حشر ہوگا۔
جب سر محمد ظفر اللہ خان دوسرے سوالات پر روشنی
ڈالنے لگے جن میں جوناگڑھ کا مسئلہ بھی شامل تھا
تو صدر امن کونسل نے قطع کلامی سے کام لیتے ہوئے
کہا کہ ان معاملات پر بعد میں غور کیا جائیگا۔

برطانوی مندوب مسٹر نوئل بیکر نے کہا
یہ خطرناک بات ہے کہ کونسل اس حال میں کہ لڑائی
تا حال جاری ہے۔ اپنے کام کو التواء میں ڈال
رہی ہے جس کا مقصد لڑائی کو بند کرانا ہے۔
میں نہیں یقین کر سکتا کہ لیگ آف نیشنز کی کونسل
اس طریق کار سے کبھی بھی اتفاق کرتی۔ انہوں نے
کہا کہ پندرہ دن کے التواء سے زیادہ اجازت
نہیں دینی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی
وفد جلد سے جلد واپس آ جائیگا۔ اور جو کچھ آج ہو
رہا ہے۔ اسکو مستقبل میں بطور مثال کے کبھی استعمال
نہیں کیا جائیگا۔ مسٹر نوئل بیکر نے تقریر کو جاری رکھتے
کہا کہ اب بھی دونوں پارٹیوں کے درمیان مصالحتی
کانفرنسوں کے ذریعے معاملات کو سلجھایا جا سکتا
ہے۔ آپ نے زور دیا کیوں نہ آج ہی بیٹھ کر اصل اختلافات
کو حل کر لیا جائے۔ میرے خیال میں اگر ہندوستانی
وفد بغیر اصل اختلافات دور کئے اور بغیر ایک دوسرے
کے نظریات کی صحیح تفہیم حاصل کئے چلا گیا۔ تو یہ
ایک سخت اندوہناک حادثہ ہوگا۔ ہندوستانی
وفد کے چلے جانے کے نتیجے میں اسے نقصان کا
احتمال ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکے گی۔ دنیا میں
بہت سی لڑائیاں معاملات کو ڈھیل دینے اور تاخیر
سے کام لینے کے نتیجے میں ہی رونما ہوتی ہیں۔ اگر
دونوں حکومتیں چاہیں تو بآسانی معاملات کو طے کر
سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے باہمی مفاہمت
اس سے کہیں زیادہ خطرناک معاملات کو طے کر
چکی ہیں۔ اسکے بعد اجلاس انڈین سٹینڈرڈ ٹائم
کے مطابق رات کے ڈیڑھ بجے تک کے لئے ملتوی
کر دیا گیا۔

ڈیڑھ بجے رات جب دوبارہ اجلاس شروع
ہوا۔ تو کولمبیا کے نمائندے نے تحریک التواء
پر روشنی ڈالتے ہوئے کونسل سے متعدد سوال کئے۔
چنانچہ انہوں نے پوچھا۔ کیا ہندوستانی وفد کے آنے
تک کشمیر اور جموں کے مسئلہ پر بحث بالکل بند رہے گی؟
کیا ہم بحث کو صرف ان معاملات تک ہی محدود رکھیں گے۔
جن کی طرف ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں
نے توجہ دلائی ہے؟ کیا ہندوستانی وفد کو کونسل کو
یہ بتائے بغیر کہ وہ کب لوٹے گا۔ جانے کی اجازت
دیدی جائیگی؟ اس عرصہ میں جموں اور کشمیر کا کیا حشر
ہوگا۔ کیا لڑائی بدستور جاری رہے گی۔ کیا ہندوستان
کو اس عرصہ میں آزادانہ طور پر فوجی پیشبندی کی اجازت
ہوگی؟ کیا دو یا تین ہفتے کے بعد ہم اس حال میں گفتگو
جاری رکھ سکیں گے کہ جس حال میں ہم اسے ادھر میں چھوڑ
رہے ہیں؟ کیا کوئی یہ یقین کر سکتا ہے کہ ہم آئندہ کے
لئے ایک بری مثال قائم نہیں کر رہے ہیں؟ اس میں
کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم ایک ایسی مثال قائم کر رہے
ہیں جس سے آئندہ امن کونسل کبھی پیچھا نہ چھڑا
سکے گی۔ ہم خلاف معمول اپنے قواعد و ضوابط کو نظر
انداز کر کے صدر اور دونوں پارٹیوں کے نمائندوں کی
معرفت متعدد تجاویز پر غور کرتے رہے ہیں۔ اور اب
چار ہفتے کی مسلسل بحث کے بعد ہندوستانی وفد
نے کہدیا ہے کہ اسے واپس آنے کی ہدایت موصول
ہوئی ہے۔ اس وقت کیا کیا جائے گا۔ اگر ہندوستانی
وفد نے واپس جا کر کونسل کو مطلع کر دیا کہ حکومت ہند ان
تجاویز سے اتفاق نہیں کرتی۔ جو اب تک امن کونسل
میں پیش ہوئی ہیں۔ امن کونسل کے ممبران کی ایک بڑی
اکثریت کی حمایت حاصل ہے حالانکہ ممبران کونسل
کی اکثریت ان کی تائید میں ہے؟ کیا یہ ایک خطرناک
مثال نہیں۔ جسے ہم خود قائم کر رہے ہیں۔ بدقسمتی سے
جمعیت اقوام میں یہی دیکھا گیا ہے کہ اس کی سفارشات
کو بری طرح ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے پاس کوئی
ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے ہم ایسی ناخوشگوار
صورت حال کا تدارک کر سکیں۔ سینیر لوپیز نے
ہندوستانی وفد سے اپیل کی کہ وہ اپنے سفر کو ایک
دن دو دن تین دن یا چار دن کے لئے ملتوی کر دے
تا اس عرصے میں بحث کے مختلف نکات طے ہو جائیں۔

آخیر میں مسٹر آئنگر نے کہا کہ ممبران کی تقاریر
سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ عام خیال پھیل رہا ہے کہ
میرا ملک اور حکومت امن کونسل کی راہ میں رکاوٹ
ڈالنا چاہتی ہے آخر میں ایک معتبر ملک کا باشندہ
ہوں۔ اور ایک قابل فخر تہذیب کا پروردہ ہوں۔ اگر میری
حکومت اپنے نمائندوں کو مشورہ کیلئے واپس بلانا چاہتی
ہے تو اسکے اس فعل کو اسقدر شبہ کی نظر سے کیوں دیکھا
جائے محض التواء کی درخواست پر مجھے اسقدر مطعون
کیا جا رہا ہے کیا بین الاقوامی انجمن کی نگاہ میں میری حکومت
کی یہی قدر ہے؟ آپ نے مزید بتایا کہ بحث کے طول
پکڑ جانے کی وجہ سے وہ اپنے مقررہ پروگرام کے
مطابق جمعرات کو رات کے بارہ بجے ہوائی جہاز پر سوار
نہ ہو سکیں گے۔ اور دو ایک دن ٹھہر جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ میرے
واپس جانے کا اس سے زیادہ اور کوئی مقصد نہیں کہ بعض اہم
معاملات میں مشورہ حاصل کیا جائے جو نیویارک سے دس ہزار
میل دور دور بیٹھے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے پی۔

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۴۸ء

انڈین یونین اور مشرقِ وسطیٰ

نئی دہلی ۱۱ فروری کو پارلیمنٹ میں تقریر کے دوران میں پنڈت نہرو سے سوال کیا گیا۔ کہ ہندوستان کے خلاف مشرقِ وسطیٰ میں پاکستان کے پروپاگنڈہ کا اثر زائل کرنے کے لئے حکومت ہند نے کیا اقدام کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کام ان ممالک میں مقیم ہمارے سفیروں کا ہے۔ حکومت ہندوستان نے حکومت ترکی کے ساتھ سفیروں کے تبادلہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور مشرق اردن کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے"

ہم نے ان کالموں میں الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہندوستانی سفارت کے اس مکتوب پر اظہار خیال کیا تھا۔ جو اس نے ایران کی حکومت کو لکھا تھا۔ اس مکتوب میں جو طرز اختیار کیا گیا تھا۔ وہ کسی طرح بھی دانشمندانہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایسے واقعات سے صاف انکار کرنا جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کس طرح اعلیٰ سیاست دانی کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس مکتوب میں ہندوستان کے گذشتہ فسادات کی ذمہ داری تمام تر قائد اعظم مسٹر جناح اور مسلم لیگ پر ڈالی گئی تھی۔ اور کانگرس کی غلطیوں اور ہندوستان کے اس فاسشی عنصر کو جو در اصل فسادات کا منبع ہے بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کا اندازہ اتنا مشکل نہ تھا۔ کہ ایران جیسا قریب ہمسایہ تو کیا کوئی دور سے دور افتادہ ملک بھی ان باتوں پر یقین نہیں کر سکتا۔ اور اس سے صاف ٹپکتا تھا۔ کہ ہندوستان ایران کو پاکستان کے خلاف اکسانا چاہتا ہے۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اور اب بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک اور دیگر تمام اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے لئے ہندوستان کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے اپنے قریب ترین اسلامی ملک پاکستان سے معاملات صحیح کرے اور گذشتہ باتوں کو بھول کر اس آزاد ملک کے ساتھ نئی پالیسی اختیار کرے۔ جب اس کے معاملات پاکستان کے ساتھ درست ہو جائیں گے۔ تو یقیناً تمام ایشیائی اور غیر ایشیائی اسلامی ممالک کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات مستحکم ہو جائیں گے باقی رہا۔ ان ممالک میں پاکستان کا ہندوستان کے خلاف پروپاگنڈہ تو اس کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آج کل کی دنیا میں جب کہ واقعہ ہونے کے ساتھ ہی اس کا علم چند لمحوں میں ساری دنیا میں ہو جاتا ہے پاکستان کو ان ممالک میں کسی خاص پروپاگنڈہ کی ضرورت نہیں۔

گاندھی جی کی المناک موت اور اس کے بعد جو واقعات ہندوستان میں ہوئے ہیں۔ ان سے ہندوستان کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کی ذہنیت خود بخود فاش ہو چکی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک یا دیگر اسلامی ممالک ان واقعات کی بنا پر اپنی کوئی رائے قائم نہ کریں۔ پھر کشمیر کے مقدمہ کی روئداد یقیناً ہر ملک کے سیاسی حلقوں ہی میں نہیں بلکہ عوام کے سامنے بھی آ چکی ہے۔ کیا مشرق وسطیٰ کے رہنے والے اس روئداد سے ہندوستان کے دعویٰ کی بنیادی کمزوریوں کو نہیں بھانپ سکتے۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل خواہ کچھ بھی فیصلہ کرے یقیناً اس روئداد سے اسلامی ممالک میں ہندوستان کی تجاوزی پالیسی کے خلاف ضرور رائے عامہ پیدا ہو جائے گی۔ اور ہندوستان خواہ کتنے بھی سفارتی تعلقات ان ممالک سے مستحکم کرنے کی کوشش کرے اس کے زیادہ اثر ہونے کی امید نہیں کرنا چاہیئے۔

ہندوستان اب ایک آزاد ملک ہے۔ اور وہ گویا دنیا کے ممالک میں ایک نئی پیدائش کے ساتھ شامل ہو رہا ہے۔ اس لئے پہلے ان ممالک سے اپنے تعلقات استوار کرتے ہیں جو اس کے قریب ہیں۔ اور سب سے زیادہ قریب ملک پاکستان ہے۔ ایشیا میں زیادہ تر اسلامی ممالک واقعہ ہیں۔ اور خواہ انڈین یونین ان ممالک سے کتنے بھی گہرے تعلقات پیدا کرے اور خواہ وہ کتنے بھی لوگوں کو تجارتی یا اور اس قسم کے لالچوں سے اپنے ساتھ ملالے اس کو یہ امید نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ان ممالک کی رائے عامہ کو وہ پاکستان کے خلاف کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور اس سے وہ اتنا فائدہ حاصل کر سکے گی جو اس فائدہ سے زیادہ ہو گا۔ جتنا کہ وہ پاکستان کے ساتھ دوستانہ سلوک کر کے حاصل کر سکتی ہے۔ اس لئے ہماری دانست میں بجائے اس کے کہ وہ پاکستان کے خلاف پروپاگنڈہ کر کے طاقت وقت اور روپیہ صرف کرے اس کے علی الرغم اپنا رسوخ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں قائم کرنے کی کوشش کرے اس کے لئے آسان اور بہتر راستہ یہی ہے۔ کہ وہ پاکستان کے ساتھ اپنے معاملات عملاً درست کرنے کی کوشش کرے۔ اس طرح ان ممالک میں اس کا اثر و رسوخ خود بخود بغیر کسی غیر معمولی کوشش کے قائم ہو جائے گا۔ اور ایشیائی ممالک میں وہ اپنا مقام آسانی سے حاصل کر سکے گی۔

مرغانِ رشتہ برپا

پچھلے دنوں مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب میں قیدیوں کے تبادلہ کا چرچا بڑے زور شور سے چلا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ اخبار نویس بھی ان بیچاروں کی قسمت پر صبر و شکر کر کے خاموش ہو گئے ہیں۔

بیشک حکومتوں کو بڑے بڑے اہم کام در پیش ہوتے ہیں۔ لیکن زندہ قوموں کی حکومتیں اپنے ایک ایک فرد کی دوسرے ملک میں ذرا سی تکلیف پر بھی بے قرار ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتیں جب تک اس کا تدارک نہیں کر لیتیں۔

قیدیوں کے تبادلہ کا سوال اتنا اہم تھا۔ کہ دونوں پنجابوں کی حکومتوں کو فوراً اسے حل کر لینا چاہیئے تھا۔ اس وقت صرف جالندھر ہی میں سات سو کے قریب مسلمان قیدی جو فسادات کے دوران میں یونہی زیر حراست کر لئے گئے تھے موجود ہیں۔ ان کے متعلق جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جن کپڑوں میں ان کو گرفتار کیا گیا تھا وہی اب تک ان کے تن ڈھانکنے کے کام آ رہے ہیں۔ پھر خوراک بھی جو ان کو مل رہی ہے۔ اس کا ذکر کرنا بھی مشکل ہے ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو صاحب ثروت ہیں جو ستھرا لباس اور پاک ...... غذا کے عادی ہیں۔ لیکن فسادات کے طوفان نے ان کو مفت مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اس لئے دونوں حکومتیں ان بیچاروں کی حالت زار پر رحم کر کے جلد از جلد کوئی انتظام کریں تاکہ وہ اس مصیبت سے آزاد ہو جائیں۔ ذرا غور فرمانا چاہیئے۔ کہ ان کا ایک ایک لمحہ کیسا گذر رہا ہو گا۔ ہم جو آزاد ہیں کاش ان مرغانِ رشتہ برپا کی مصیبتوں کا تصور ہی کر سکیں۔

درخواست دعا۔ والدہ محترمہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم مستری عبدالحکیم صاحب گنج مغلپورہ عارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی ۔ واقف زندگی

حصول کامیابی کا ایک طریق

قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمکو زمین پر بسایا۔ اور تمہارے لئے اس میں آسائش کے سامان بہم پہنچائے۔ لیکن پھر بھی بہت تھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ دیکھو فیصلہ کے دن معتبر وہی سمجھے جائیں گے۔ جو حق اور راستی پر قدم مارتے تھے۔ اور ایسے ہی لوگ یعنی جن کی نیکیاں اور قربانیاں زیادہ ہوں گی۔ وہی کامیاب ہوں گے۔ اور انہی کو قرب الٰہی میسر آئے گا۔ اور وہ لوگ جو قربانیوں میں پیچھے رہے۔ اور ان کی قربانیاں اس قدر نہ ہوئیں کہ خدا کے قرب کے حقدار بن سکیں۔ تو ایسے لوگ یقیناً گھاٹے میں ہوں گے۔ کیونکہ جب معاش کے ذرائع اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو گئے لیکن بجائے اس کے کہ انہوں نے اپنی قربانیوں کو بوجھل بنایا۔ انہوں نے اپنے نفسوں کو بوجھل بنایا۔ اور سلسلہ کو اپنے اموال سے وہ حصہ نہ دیا جو وہ دے سکتے تھے۔ حالانکہ سلسلہ کو اشد ضرورت تھی۔ اور ذاتی اغراض اور خواہشات کو سلسلہ کی اغراض پر مقدم رکھا۔ تو یقیناً ایسے لوگ سخت گھاٹے میں ہونگے۔

سلسلہ کا کم سے کم مطالبہ ہر اس احمدی سے خواہ مرد ہو خواہ عورت جس کی خواہ کسی ذریعہ سے کچھ نہ کچھ آمد ہوتی ہے غیر موصی ہونے کی صورت میں ہر سولہ آنے سے ایک آنہ ہے۔ اور ہر موصی سے ہر دس آنے سے ایک آنہ ہے۔ یعنی غیر موصی احمدی اپنی آمدنی کا کم از کم 1/16 بطور چندہ عام سلسلہ کو ہر ماہ التزام کے ساتھ دیتا رہے اور ہر موصی اپنی آمد کا کم از کم 1/10 بطور حصہ آمد سلسلہ کو ہر ماہ التزام کے ساتھ دیتا رہے۔ نیز سال میں صرف ایک مرتبہ ہر احمدی خواہ موصی ہو یا غیر موصی اپنی ایک ماہ کی آمد کا کم از کم دس فیصدی بطور چندہ جلسہ سالانہ بھی ادا کرے ہر قسم کے چندہ کی رقوم معہ تفصیل محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام آنی چاہئیں اگر کوئی صاحب بذریعہ چیک یا ڈرافٹ بھجوانا چاہیں۔ تو صرف لائیڈز بنک کراچی کے نام کا بھجوائیں۔ ورنہ بذریعہ منی آرڈر۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

ہمارے ایک احمدی بھائی جناب عبدالعزیز صاحب سٹ آف قادیان جو گذشتہ فسادات کے سلسلے میں گرفتار کر لئے گئے تھے۔ ڈسٹرکٹ جیل گورداسپور سے روانہ شدہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہم سب مقید مسلمانوں کی خیریت۔ رہائی اور بال بچوں کی خیریت کے لئے دعا فرمائیں۔

پتہ مطلوب ہے

۱۔ محمد اسمٰعیل سابقہ فوجی ساکنہ منصور گنج معہ چوہدری فتح محمد مرحوم ساکنہ کھرل خورد متصل قادیان ضلع ہوشیار پور کے یتیم بچے جو محمد اسمٰعیل مذکور کے ساتھ ہیں۔ عرصہ چار ماہ سے لاپتہ ہیں۔ جن کو ان کے متعلق معلوم ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

(ڈاکٹر عطا محمد پنشنر ڈاکخانہ کنری سندھ ضلع تھرپارکر سندھ)

۲۔ برادرم خان بہادر شیخ رحمت اللہ خان صاحب اور برادرم شیخ اللہ بخش صاحب مجھے اپنی خیریت اور اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ شیخ الٰہی بخش معرفت عبدالمجید خان پوسٹ مین خانیوال ضلع ملتان۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ ایڈیٹر

"واقفِ زندگی" سے

(از جناب محمد شریف صاحب خالد واقفِ زندگی)

آپ واقفِ زندگی ہیں۔ یعنی آپ کی زندگی اب اپنی زندگی نہیں رہی۔ جس ہستی سے مستعار لی تھی۔ اُسے واپس کرتے ہوئے اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا عہد کر چکے۔ لیکن کیا آپ حق جان بھی ادا کر چکے ہیں؟ کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا والی بات ہے۔ غور کیجئے اب کون سے وہ امور ہیں جو آپ کی راہ میں حائل ہو رہے ہیں اور آپ کو اپنا حق ادا کرنے میں روک بنے ہوئے ہیں۔ کیا اہل و عیال ہیں یا تنگی معاش ہے۔ کیا زمانہ کی سرد مہری اور بے اعتنائی ہے۔ یا کیا آپ کی بزدلی ہے۔ اگر تو اہل و عیال ہیں۔ تو کیا آپ خدا تعالیٰ کے اس صریح فرمان کو کہ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا کو بھول گئے۔ وہ تو ہر جاندار کا رازق ہے کیا وہ اپنی خاطر قربان ہونے والوں کے اہل و عیال کی پرداخت نہیں کرے گا۔ وہ تو انہیں بھی رزق دیتا ہے جو اپنی نادانی اور کوتاہ بینی سے اس کی ہستی کا انکار کر رہے ہیں۔ کیا وہ اپنے بندہ کو اپنے فضلِ عمیم سے وافر حصہ نہیں دے گا۔ یقیناً دے گا۔ اور دیتا ہے۔ اگر تنگی معاش ہے تو کیا انسانی پیدائش کا مقصد اور منتہا روزی کمانا اور اس کے لئے مارے مارے پھرنا اور ٹھوکریں کھانا ہی تھا۔ اور پھر بھی ناکام و نامراد ہی رہنا تھا۔ یہ مقصد انسان کو اشرف المخلوقات نہیں بنا سکتا۔ اس لحاظ سے تو حیوان افضل ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں فکر تو نہیں کہ کھانے کو ملے گا یا نہیں۔ اگر زمانہ کی سرد مہری اور بے اعتنائی ہے۔ تو یہی ایک وہ چیز ہے جو تمہیں کامیاب بناتے ہیں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ اگر زمانہ آپ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس کی رعنائیاں رنگینیاں۔ قہقہے جو دراصل پیام ہلاکت ہیں۔ اپنی طلسماتی نگاہیں آپ کی توجہ کو اپنے میں جذب کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ تو یاد رکھیے کہ آپ اپنی مخصوص میں ہی دوسروں کی طرف الجھ کر رہ جائیں گے۔ اور آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ گویا یہی وہ خطرناک سیراب ہے۔ جو عاقبت نااندیشی کی وجہ سے موجیں مارتا ہوا دریا معلوم ہوتا ہے جو تشنہ لبوں کو سیراب کرنا تو درکنار پہلے سے زیادہ مایوس اور مضمحل بنا دیتا ہے۔ حقیقت میں زمانہ کا تم پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ ورنہ اس پھندے میں جو پھنسا وہ ہلاک ہوا۔ اگر بزدلی ہے تو اس کے پیدا ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ بزدلی نتیجہ ہے جان کو بزعم غلط بچا کر رکھنے کا۔ بزدلی نتیجہ ہے جہالت کی وجہ سے بداندیشیوں کا۔ کہ یہ ہوا تو یوں جان چلی جائے گی۔ اور بھائی جب جان ہی نہ ہوگی تو اس پر بنے گی کیا۔ کتنا بڑا احسان ہے آپ پر اس خدائے ذوالجلال کا کہ اس نے اپنے محبوب کے ذریعہ زندگی وقف کی تحریک کر دی اگر آپ کو اس خوف سے آزاد کر دیا۔ اور آپ کو اپنی پناہ میں لیتے ہوئے فرمایا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یقیناً آپ کی جزا خود اللہ ہے اور اللہ وہ ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور جس کے کارخانہ میں کسی کو بھی دخل نہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ آپ واقفِ زندگی ہو کر پریشان ہوں۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ کے پائے استقلال میں تزلزل پیدا ہو۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ دورِ حاضر کی فریب کاریوں سے مرعوب ہوں اور ہرگز کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ اسی روز و شب میں اُلجھ کر رہ جائیں۔ "کلام الامام" میں ہے کہ "کچھ لوگ کھا رہے ہیں غمِ قوم صبح و شام" اور "کچھ صبح و شام سوچتے رہتے ہیں کھائیں کیا" ایک واقفِ زندگی خود عہد کر کے اس گروہ میں جو منعم کلیہ سے شامل ہوتا ہے۔ مگر یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہوگی۔ اگر اس کے عمل کی وجہ سے دوسرا مصرعہ اس پر چسپاں ہو۔ یہ تو خسارہ ہی خسارہ ہے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

پس اٹھو اور کمر ہمت باندھ لو۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ دیکھو کہ کہیں آپ کے دل کے کسی گوشہ میں خود غرضی کا شائبہ تو نہیں۔ کیا آپ اپنے ذاتی مفاد کو سلسلہ کے مفاد پر ترجیح تو نہیں دے رہے۔ کیا آپ میں انانیت جیسا مہلک مرض تو سرایت نہیں کر گیا۔ کیا آپ سلسلہ کے روپیہ کو اتنی ہی وقعت دیتے ہیں۔ جتنی کہ اپنی دونی چونی کو۔ کیا آپ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی طرح باوجود امیر و کبیر بادشاہ اور خلیفہ ہونے کے موقع آنے پر کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اس چراغ کو گل کر دو۔ یہ بیت المال سے خرچ ہو رہا ہے۔ اب بات کرو۔ کیونکہ یہ واجب نہیں کہ باتیں تو ہم اپنی کریں اور تیل مسلمانوں کے خزانہ سے جلائیں۔ اپنے دل کو ٹٹولئے اور غور کیجئے۔ کہ کیا آپ اپنے آقا حضرت امیر المومنین ... ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں صبح و شام غم قوم کھا رہے ہیں یا اس کے برعکس غم روزگار۔ چراغ کو گل کرنے سے بیت المال کی دولت میں کیا اضافہ ہو سکتا تھا۔ مگر قابل قدر ہے۔ وہ جذبہ جو اس فعل کے پیچھے کام کر رہا تھا۔ آپ کی زندگی کے ہر منٹ کا کوئی صحیح مصرف ہونا چاہیئے۔ ورنہ آپ جواب دہ ہوں گے۔ اس ہستی کے سامنے جس کے سامنے شہنشاہوں کی گردنیں ندامت کے مارے ٹوٹ رہی ہوتی ہیں۔ آپ کا وقت ودیعت یا ہے اور آپ کو اس کا حساب دینا ہوگا۔

آپ کے سامنے ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ آپ نے تمام دنیا کی سسکتی ہوئی روحوں کو پیام تسکین دینا ہے۔ آپ نے تمام اکتی ہوئی قوموں کو دوبارہ آزادی کا سبق پڑھانا ہے۔ آپ نے بھٹکی ہوئی مخلوق کو خالق سے ملانا ہے۔ آپ نے واسطہ بننا ہے بندہ کو اس کے آقا سے روبرو لانے کا۔ آپ نے پھر وہی جام انسانیت اقوام عالم کو پلانا ہے۔ جو چشمۂ کوثر ہے۔ جس میں ہرگز کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ جو ہمیشہ ہی کثرت پر دلالت کرتا ہے اسی سے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل دنیا سیراب ہوئی تھی۔ آج بھی اسی سے ہوگی اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ آپ صرف جام بھر بھر کر پیاسوں کو دیتے جائیں۔ یہی آپ کا فریضہ ہے۔ اور اگر آپ نے کسی وجہ سے اس فریضہ کو ادا نہ کیا۔ تو یاد رکھئے یہ چشمۂ رحمت خود ہی اپنی کثرت کی وجہ سے بہہ کر پیاسوں تک پہنچ جائے گا۔ کیونکہ ؎

شدت گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

دنیا کی پیاس حد سے بڑھ چکی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ یہ چشمہ جو انہیں کی سیرابی کے لئے ہے۔ باوجود ان کی شدید ضرورت کے ان کو نہ دیا جائے۔ پس آگے بڑھئے آپ نے بہت کچھ کرنا ہے۔ منزل دور ہے آپ نے ہمالہ کی برفانی چوٹیوں کو اپنے نعرہ ہائے تکبیر کی حرارتِ ایمانی سے گرمانا ہے۔ آپ نے بحرِ ظلمات کی طوفان خیزیوں کو نورِ اسلام کے بوائے (Buoy) کے سہارے عبور کرنا ہے۔ آپ نے سیلابِ حوادث اور عصیان کی بادِ صرصر کے بے پناہ طوفانوں کے سامنے چٹانی ارادوں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے۔ دہریت اور کفر کی یلغار کے سامنے توحید اور ایمان کی سپر کے ذریعہ کامیاب ہونا ہے۔ پس اٹھو اور اپنے خوش نصیب امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خوش نصیبی حاصل کرو۔ جس کی خوش نصیبی پر ملائک بھی رشک کرتے ہیں۔

اُڑیسہ میں ہندو مسلم اتحاد کے سلسلے میں کامیاب جلسہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۴-۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو سونگھڑہ میں انجمن احمدیہ حزب اللہ کے زیر اہتمام ہندو مسلم اتحاد کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو اصحاب کی طرف سے سری چندر سیکھر مسرو مہاصاحب اور کاویہ تیرتھ کانسی ناتھ تریپاٹھی صاحب نے تقریریں کیں۔ احمدیوں کی طرف سے جناب مولوی سید صمصام علی صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں کیں۔ مولوی صمصام علی صاحب نے اُڑیسہ زبان میں اسلام کی خوبیاں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیں۔ حاضرین ہمہ تن گوش تھے۔ تقریر کے دوران میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ اور اچھوت اصحاب کے چہرے نہایت شگفتہ ہو رہے تھے۔ حاضرین نے اسلام کی خوبیوں کو نہایت پسند فرمایا علاوہ سونگھڑہ کے احباب کے بھدرک سے مولوی نور محمد صاحب کیرنگ سے مولوی ظہاد الدین (انجمن حزب اللہ کے سکریٹری) محمد نگر ... کے تگیریا سے سید صمصام الدین وغیرہ سری پاد سے منشی کالے خان اور یقیودہ سے غیر احمدی احباب کٹک کی جماعت کے امیر مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے اور سرولی کی جماعت سے سید رحیم بخش و عبد الباری صاحب تشریف لائے تھے۔ سونگڑہ کے غیر احمدی احباب اور پڑوسی ہندو بھائی اور ہر کیٹگور کا شامل جلسہ ہونا یہاں کی تاریخ میں ایک نئی بات ہے۔ صدر جلسہ مولوی سید محمد اظہر صاحب کانگرسی لیڈر تھے۔ جنہوں نے مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے جو انجمن احمدیہ حزب اللہ کے صدر ہیں سونگھڑہ کی جماعت کے اکثر احباب و ممبر انجمن حزب اللہ و خدام جماعت احمدیہ سونگھڑہ نہایت جانفشانی سے انتظامات کرتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ گذشتہ فسادات کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس طرح کامیاب جلسہ یہاں منایا گیا۔ جس میں ہندو اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ الحمد للہ (خادم سید محمد محسن احمدی عفی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ و جائنٹ سیکرٹری انجمن حزب اللہ)

دیہاتی مبلغین گروپ کا انتخاب اور عہدیداران جماعت احمدیہ کا فرض

تبلیغ کو ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے دیہاتی مبلغین کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ لہذا ہر عہدیدار جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس سکیم کو ہر ممکن طریق سے کامیاب بنانے کی سعی کرے۔ امسال مئی ۱۹۴۸ء سے ۵۰ مزید نوجوانوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا قرار پایا ہے اس لئے جملہ جماعت ہائے کے عہدیداران سے التماس ہے کہ دیہاتی مبلغین کی اس کلاس کے لئے صحت مند مخلص و نیک نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کریں۔ اور ان کی درخواستیں جلد از جلد بھجوائیں۔ ان کے لئے پرائمری پاس ہونا لازمی ہے۔ قرآن کریم اردو لکھنا پڑھنا عمدگی سے آتا ہو۔ اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ ایک سال تک انہیں دینی تعلیم دی جائے گی۔ اس کے بعد ان کو ۲ سال بلا کسی امداد و تنخواہ کے کام کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ان کو حسب قواعد وقف الاؤنس دیا جائے گا۔ (ناظر دعوت تبلیغ ۱۸ سبکتگین روڈ لاہور)

جماعت احمدیہ سکندر آباد کی تبلیغی مساعی

جناب سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و مال اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ماہ فتح اور صلح میں ۸/۸۳ روپے کا لٹریچر مفت اور ۲۴۷ روپے کا قیمتاً ارسال کیا گیا۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے کتاب وِنڈیکیشن آف دی پرافٹ آف دی اسلام کا اردو اں ایڈیشن ۲ ہزار اور نماز مترجم ۲۳۲ وال ایڈیشن چار ہزار شائع کیا۔ ہر جمعرات کو روزہ رکھا جاتا رہا۔ جمعہ کو درس قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس ہر روز صبح دیا جاتا رہا۔ آٹھ خدام الاحمدیہ کے چھ لجنہ اماء اللہ کے اور ایک انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔ اسی طرح بعض دوسرے اصحاب نے بھی تحریری تبلیغ میں حصہ لیا۔ ایک صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظر دعوت و تبلیغ)

اسلام اور پردہ

(از جناب عبدالمجید صاحب آصف)

پاکستان ٹائمز مورخہ ۲ فروری ۱۹۴۸ء میں ایک خاتون کا مضمون بعنوان Traditional Pardah un-Islamic چھپا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ چہرہ پردہ میں شامل نہیں ہے۔ پیشتر اس کے کہ خاکسار ان آیات کا صحیح مفہوم پیش کرے۔ جو انہوں نے اپنی تائید میں پیش کی ہیں۔ پردہ کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون جو آپ نے اپنی کتاب احمدیت میں لکھا ہے پیش خدمت ہے:۔

"اسلام کے اصول کے مطابق بدی باہر سے پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ انسان کا دل نیک ہے۔ یعنی انسان کو ایک ایسی ضمیر دی گئی ہے۔ جو اس امر کو پسند کرتی ہے۔ .... کہ نیکی کی جائے۔ اور بدی سے اجتناب کیا جائے۔ تمام کے تمام انسان خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ وہ اسی فطرت کو لیکر آتے ہیں۔ مگر خالی اس طاقت سے انسان کا کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ ضمیر تو صرف اس کو یہ بتاتی ہے۔ کہ نیکی کر اور بدی سے بچ۔ باقی سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ فلاں کام نیک ہے یا فلاں بد اس کا فیصلہ عقل کرتی ہے۔ اور عقل کے فیصلوں کی بنیاد اُن علوم پر ہوتی ہے۔ جو انسان اپنے حواس کی معرفت حاصل کرتا ہے پس اگر ان خارجی اثرات کے قبول کرنے میں انسان غلطی کر بیٹھے گا۔ تو لازماً وہ نیکی اور بدی کی تعریف میں بھی غلطی کرے گا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کی ضمیر بھی دھوکا کھائے گی۔ اور چونکہ وہ نیک کاموں کو بد سمجھے گی۔ اُن پر اُسے ملامت کریگی۔ اور چونکہ بد کو نیک سمجھے گی۔ ان پر اُس کی تعریف کریگی پس یہ ضروری ہے۔ کہ ان بداثرات کو جنہیں انسان قبول کرتا ہے۔ روکا یا کم کیا جائے۔ اسی طرح جو فوری جوش انسان کو بدی کا پیدا ہوتا ہے۔ اس کا محرک بیرونی ہوتا ہے۔ اس کا روکنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ رُک جائے۔ تو پھر انسان اپنے نفس پر قابو پا لیتا ہے مثلاً ایک شخص کو جو شراب پیتا ہے۔ وہ اُسی وقت بیتاب ہوتا ہے۔ جب لوگوں کو شراب پیتے ہوئے دیکھتا ہے۔ یا اُن چیزوں کو دیکھتا ہے۔ جو شراب کے پینے یا رکھنے میں مستعمل ہوتی ہے۔ یا اُن وقتوں پر اُسے اس کا خیال آتا ہے۔ جن وقتوں میں وہ شراب پیا کرتا تھا۔ اب اگر ایک شخص کو ایسی جگہوں سے الگ رکھا جائے۔ اور اُن چیزوں کو جو اُسے شراب کی یاد دلائیں۔ اُس کے سامنے سے دُور رکھا جائے۔ تو یقیناً کچھ مدّت میں اس کی عادت جاتی رہیگی۔ اور یہ اپنے نفس پر قابو پالیگا۔

اسلام نے اس حقیقت کو اپنے احکام میں مدِ نظر رکھ کر ایسے احکام دئے ہیں۔ جن سے اُن راستوں کو بند کر دیا ہے۔ جن سے بدی یا بدی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ایسا علم النفس کا مسئلہ جس کے پیش کرنے سے اسلام نے دُنیا پر اپنے احسانات میں مزید اضافہ کیا ہے۔ لوگوں کی مخالفت کے بڑھانے کا سب سے بڑا آلہ ثابت ہوا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اس کی حقیقت کو ابھی نہیں سمجھے جو علم دوست اور سچائی کے متلاشی ہیں۔

ان تمام تعلیمات کا بیان کرنا۔ جن سے اسلام نے گناہ کے دروازوں کو بند کیا ہے۔ مشکل امر ہے۔ مگر میں چند مثالیں اس کی پیش کرتا ہوں:

پہلی مثال اس قسم کے احکام کی وہ احکام ہیں۔ جو اسلام نے عفت کے قیام کے لئے دئے ہیں چنانچہ اسلام صرف دوسرے مذاہب کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تو زنا نہ کر۔ کیونکہ زنا نہ کر کوئی ایسا حکم نہیں۔ جس کے سُننے کے ہم محتاج ہوں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کس طرح انسان زنا سے بچے؟ اسلام اس کا جواب یہ دیتا ہے۔ کہ تو اس گناہ کے دروازے بند کرکے اس سے بچ سکتا ہے۔ اور وہ دروازے آنکھ کان اور جلد ہیں۔ کیونکہ زنا کی تحریک انسان کو انہی دروازوں سے ہوتی ہے۔ جب کوئی انسان حُسن کو دیکھتا ہے۔ یا حُسن کی تعریف کو سُنتا ہے۔ یا خوبصورت آواز سُنتا ہے یا ایک نرم اور ملائم جسم کو چھوتا ہے۔ تو اگر وہ حُسن یا اُس کا ذکر یا آواز یا جسم اس کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ تو اُس کو اُس کی طرف رغبت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور نتیجہ وہ انتہائی قرب ہوتا ہے جسے کُل دنیا کے عقلوں نے اخلاق اور سوسائٹی کے لئے ایک خطرناک زہر قرار دیا ہے۔ پس اسلام نے اس دروازہ کو بند کرنے کیلئے حکم دیا ہے۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم۔ ذٰلک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیرٌ بما یصنعون ○ وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھنّ و یحفظن فروجھنّ ولا یبدین زینتھنّ الّا ما ظھر منھا و لیضربن بخمرھنّ علیٰ جیوبھنّ ولا یبدین زینتھنّ الّا لبعولتھنّ او اٰبآئھنّ او اٰبآء بعولتھنّ او ابنآئھنّ او ابنآء بعولتھنّ او اخوانھنّ او بنی اخوانھنّ او بنی اخواتھنّ او نسآئھنّ او ما ملکت ایمانھنّ او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النسآء ولا یضربن بارجلھنّ لیعلم ما یخفین من زینتھنّ وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون۔

(نور ع ۴)

مومنوں کو کہدے۔ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھا کریں۔ اور ان تمام راستوں کی جن سے بدی کا خیال داخل ہوتا ہے حفاظت کیا کریں یہ ان کیلئے بہت ہی نیکی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسکو خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن عورتوں سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور تمام اُن راستوں کو جن سے بدی کا خیال داخل ہوتا ہے محفوظ رکھیں۔ اور اپنی زینت کو لوگوں پر ظاہر نہ کریں سوائے اس کے کہ جو خود بخود ظاہر ہو۔ اور چاہیئے کہ اپنی گردن۔ سر اور منہ کو کپڑے سے ڈھانکیں۔ اور اپنی زینت کو سوائے اپنے خاوندوں یا اپنے باپ دادوں یا اپنے خاوندوں کے باپ دادوں یا اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد یا اپنے خاوندوں کی اولاد یا اُنکی اولاد یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کی اولاد یا بہنوں کی اولاد یا عورتوں یا غلاموں یا ایسے ملازم مردوں کے جو بالکل بوڑھے ہیں۔ یا جن میں شہوانی مادے نہیں پائے جاتے یا بچوں کے جو ابھی تک بقائے نسل کے تعلقات سے واقف نہیں کسی پر ظاہر نہ کریں اور چاہیئے کہ ایسے طور پر پیر نہ ماریں کہ اُنکی مخفی زینت اس سے ظاہر ہو۔ اور اے مومنو! تم سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو۔ تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

ان آیات میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ اُن تمام راستوں کو مرد اور عورت بند کر دیں۔ جن سے گناہوں کی تحریک انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ ان راستوں میں سے پہلا راستہ آنکھ ہے۔ اس کے متعلق حکم دیا۔ کہ نظر کو نیچا رکھیں۔ دوسرا راستہ کان ہے۔ ان کے متعلق حکم دیا۔ کہ عورت مرد اور مرد عورت کی آواز راگ وغیرہ کے طور پر نہ سُننے اور بلا وجہ اور بے تعلق عورتوں یا مردوں کے حُسن کے قصے اور واقعات نہ سُنیں۔ تیسرا راستہ جلد ہے۔ اس کے متعلق حکم دیا۔ کہ ایک دوسرے کو بلا وجہ اور بلا ضرورتِ طبعی چھوئیں نہیں چونکہ آنکھیں نیچی رکھنے کا فعل ایسا ہے۔ کہ ایسے مقامات پر جہاں مرد اور عورت ضرورتاً جمع ہوئے ہیں۔ جیسے کہ شارع عام ہے مُشکل ہوتا ہے اسلئے عورتوں کو کہا کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنے سروں سینوں اور مُنہ کے ایسے حصوں کو ڈھانپ لیں۔ جو راستہ دیکھنے کے کام یا سانس لینے کے کام نہیں آتے یہ احکام ایسے باحکمت ہیں۔ کہ اگر کوئی بلا تعصب اور بے تعلق ہوکر ان پر غور کرے۔ تو ان کی خوبی کا اقرار کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ان سے بدیوں کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یورپ کے لوگوں پر بوجہ ان کی عادات اور قدیم رسوم سے یہ خیالات شاق گزرتے ہیں۔ مگر ان کی حیرت اور گھبراہٹ صرف اور صرف عادات اور رسوم کے سبب سے ہے۔ ورنہ ان حکام پر عمل کرنا مرد اور عورت کیلئے کچھ بھی مُشکل نہیں۔

اسلام ہرگز یہ حکم نہیں دیتا۔ کہ عورتیں گھروں میں بند ہوکر بیٹھ جائیں ابتدائے اسلام میں ہر مسلمان عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔ بلکہ وہ جنگوں میں بھی لڑ ہوتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ علوم مردوں سے پڑھتی تھیں۔ اور مردوں کو پڑھاتی تھیں سواری کرتی تھیں۔ غرض ان کو پوری عملی آزادی حاصل تھی۔ صرف اس امر کا اُن کو حکم تھا۔ کہ اپنے سر گردنیں اور مُنہ کے وہ حصے جو سر اور گردن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو ڈھانپے رکھیں۔ تا وہ راستے جو گناہ پیدا کرنے ہیں۔ بند رہیں۔ اور اگر اس سے زیادہ احتیاط کر سکیں تو نقاب اوڑھ لیں۔ لیکن یہ کہ گھروں میں بند رہیں اور تمام علمی کاموں سے الگ رہیں۔ یہ نہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور نہ اس پر پہلے کبھی عمل ہوا ہے۔ جو پردہ آجکل مسلمانوں میں اکثر ممالک میں نظر آتا ہے۔ یہ سیاسی پردہ ہے۔ یعنی چونکہ بہت سے ممالک میں عورتوں کی عزّت صرف روپیہ قرار دی گئی ہے۔ جو عورت کی خطرناک ہتک ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے سیاستاً ایسے ممالک میں اپنے لئے بعض ایسی قیدیں لگالی ہیں جو ان کی عزّت اور عصمت کی حفاظت کریں۔ نہ اسلئے کہ ان کا مذہب ایسا حکم دیتا ہے۔

میں نے سُنا ہے۔ کہ بعض لوگ اس حکم کو عورت کی ہتک کرنے والا خیال کرتے ہیں۔ مگر مجھے اس پر تعجب ہے۔ اِس لئے کہ پردہ آنکھیں نیچی رکھنے کے حکم کیلئے ایک ظاہری تدبیر ہے۔ اور اس حکم میں مرد اور عورت دونو کو شریک کیا گیا ہے۔ پس اگر ہتک ہے تو دونو کی ہے نہ کہ عورت کی۔ کیونکہ حکم ایک کے لئے نہیں بلکہ دونو کے لئے ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ عورت کو کیوں پردہ کے لئے کہا گیا ہے۔ مرد کو کیوں نہیں کہا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام مرد اور عورت کے کام کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ عورت کا کام بچوں کی تربیت ہے۔ اور مرد کا کام ان کے لئے سامانِ معیشت بہم پہنچانا ہے۔ مرد کو اس کام کی نوعیت کی وجہ سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ پس مرد کا دائرہ عمل بازار اور سڑکیں ہیں۔ اور عورت کا دائرہ عمل اس کا گھر ہے۔ اور شریعت نے ہر ایک کو اپنے دائرہ عمل کی جگہ میں آزاد کیا ہے۔ اور دوسرے پر کچھ قیدیں لگادی ہیں مرد کو حکم ہے کہ جب وہ کسی کے گھر میں گھُسے تو پہلے اجازت لے اور پھر جائے۔ کیونکہ وہ عورتوں کی آزادی کی جگہ ہے۔ عورت کو باہر نکلنے پر مردوں سے اجازت لینے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ صرف اس قدر احتیاط کر لینے کا حکم دیا ہے۔ جو اُوپر بیان ہو چکی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ شریعت اسلام اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ جس طرح مرد گھر سے بے تعلق ہے۔ اسی طرح عورت سڑکوں اور بازاروں سے بے تعلق نہیں اس لئے مرد پر اجازت کی شرط جو زیادہ سخت ہے لگائی گئی۔ اور عورت پر صرف اپنے ایک حصّہ کو ڈھانک لینے کی۔ پس پردہ میں ہتک یا غیر ہتک کا کوئی سوال نہیں۔ بلکہ اخلاقی ترقی کا یہ ایک زرّین ذریعہ ہے۔ اور اس کی مخالفت صرف بوجہ عادات اور رسوم ہے۔ ورنہ میں نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں۔ جنہوں نے پردہ شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس میں کوئی بھی تکلیف یا بے آرامی محسوس نہیں کرتیں۔ سوائے ابتدائی چند دِنوں کی شرم یا بے آرامی کے جو طبعاً ہونی چاہیئے" (باقی آئندہ)

اعلان

اگر کسی دوست کو موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو تو دفتر نظارت ہذا میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

بلا اور مصیبت سے رہائی پانے کا گر

ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون (سورۃ بقرۃ ع ۱۸)

ترجمہ اور کسی قدر خوف اور بھوک اور جانوں اور مالوں اور پھلوں میووں کے نقصان سے ہم تم کو آزمائیں گے اور بشارت دے۔ اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب اُن پر مصیبت آتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا مال ہیں۔ اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر اُن کے رب کی طرف سے رحمت اور مہربانی ہے اور وہی ہدایت پر ہیں۔

بر بلا کیں قوم راحق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ولقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ کہ تمہارے لئے ہر کام کے واسطے رسول اللہ صلعم کا ایک نمونہ موجود ہے۔ صبح سے لیکر شام تک اور پھر آپ کے لئے حضور صلعم کے اسوۂ حسنہ پر غور کیا جاوے تو صحیح رہنمائی ملتی ہے۔ آپ پچھلی رات جاگتے۔ تہجد پڑھتے۔ صبح ہونے پر اوّل وقت نماز ادا کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ رزق کی تقسیم بہت سویرے شروع ہوتی ہے جو صبح سوئے رہتے ہیں۔ ان پر رزق تنگ ہو جاتا ہے

صبح خیزی و سلامت طلبی چوں حافظ
ہر چہ کردم ہمہ از دولت قرآں کردم

مسلمانوں نے جب سے صبح سویرے جاگنے اور صبح کی نماز اوّل وقت پڑھنے کے فائدہ سے اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ اُن پر نحوست آنی شروع ہو گئی۔ اور غفلت طاری ہو گئی۔ دین کی بنیاد سست ہو گئی۔ دُنیا بھی ہاتھ سے جاتی رہی۔

مسجدیں نوحہ کناں ہیں کہ نمازی نہ رہے (اقبال)

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے ۔ فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے ۔ چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم
پر اس قوم غافل کی غفلت وہی ہے ۔ تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے ۔ ہوئی صبح اور خواب راحت وہی ہے
نہ افسوس انہیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ
نہ رشک اور قوموں کی عزت پہ ہے کچھ (حالی)

۳۔ ہندو جو صبح جاگنے والے ہیں۔ مال و دولت اور علم میں مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت ترقی پر ہیں ڈیلی کا ریاست اخبار جس کا ایڈیٹر ایک قابل اور بیدار مغز سکھ جنٹلمین ہے۔ اس نے ایک دفعہ ایک مضمون لکھا جس میں مسلمانوں کی صبح کو سوئے رہنے کی عادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ جب تک مسلمان ابتدا اسلام والی صبح خیزی کی عادت اختیار نہیں کریں گے۔ وہ کبھی ہندوستان کی دوسری بیدار قوموں کے ساتھ نہیں چل سکیں گے۔ اور موجودہ نحوست سے ان کی خلاصی نہیں ہوگی۔

اُٹھ بھیا دو رکعت پڑھ لے ۔ اب دین بھی دن آویگا
پچھلے کو ہے دولت بٹتی ۔ خود سیاں آن لٹا دیگا
غفلت کے ماتو اٹھو جلدی ۔ وقت گیا پھر ہاتھ نہ آوے
جو سوویگا سو کھوویگا ۔ جو جاگے گا سو پاویگا

درخواستِ دُعا

ہم گیارہ احمدی جو محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے کارکن مینجر۔ منشی اور واقفین وغیرہ پر مشتمل ہیں عرصہ سات آٹھ ماہ سے میرپور خاص سب جیل میں زیر حراست ہیں۔ قید کی وجہ ایک لڑائی ہے۔ جو سندھی مزارعین سے گندم کی بٹائی پر ہوئی تھی۔ ہمارے خلاف ۱۔ احمدیت اور ۲۔ زمیندار ہونے اور ۳۔ پنجابی ہونے کی وجہ سے سندھی پبلک سندھ گورنمنٹ کے بعض متعصب کارکن۔ کسان کانفرنس اور کمیونسٹ وغیرہ پارٹیاں بہت تعصب پھیلا رہی ہیں۔ چونکہ سلسلہ عالیہ کے مال کو بھی اس مقدمہ کے خرچ کیوجہ سے کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور تحریکِ جدید کی جائداد محمد آباد اسٹیٹ کو بوجہ عملہ کی کمی یا عدم موجودگی کے "بلحاظ آمد اور وقار" سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے سب احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہماری رستگاری اور بریت کے جلد سامان مہیا کرے۔ کیونکہ مقدمہ بہت لمبا اور نازک ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ حقیقتاً کیس معمولی ہے۔ اسکو صرف تعصب اور اخباری پراپیگنڈہ نے ہوا دیکر پیچیدہ کر دیا ہے۔ (بشیر محمد نائک واقف زندگی سب جیل میرپور خاص (سندھ)

ایک خواب

چند دن ہوئے بندہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور تقریر فرما رہے ہیں۔ اور منافقین کے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے آپ فرما رہے ہیں۔ کہ منافقین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اتنا چندہ لے کر کیا بنایا۔ اتنا روپیہ بھی ضائع کر دیا۔ اور آخر مرکز بھی چھن گیا۔ یعنی مرکز کو بھی نہ بچا سکے۔ حضور اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ہاں روپیہ اسی طرح ضائع ہوتا چلا جائیگا اسوقت تک کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت آ جائے گی۔ اُس وقت خواب کی حالت میں مجھ پر بہت رقت طاری ہوئی۔ کہ اُسی وقت میں میری آنکھ کُھل گئی پیارے آقا! میں ایک غریب لانس نائک ہوں میرے چھ بچے ہیں۔ لڑکی میری وصیت ہے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ تاہم میں اس سال کا وعدہ -/۲۰ روپیہ سے -/50 روپیہ کرتا ہوں۔ حضور دُعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ادا کرنیکی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

حضور کا ادنیٰ خادم لانس نائک احمد دین اسٹیشن سپلائی ڈپو کوہاٹ۔

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پتہ

اخبار الفضل اور انفرادی خطوط کے ذریعہ متعدد بار احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور پر کُھل چکا ہے۔ مگر ابھی تک بہت سی ڈاک رتن باغ یا جودھامل بلڈنگ کے پتہ پر آ رہی ہے۔ چونکہ اس طرح ڈاک کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے اسلئے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ساری ڈاک اور منی آرڈرز وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کئے جایا کریں۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

مندرجہ بالا پتہ پر ڈاک جلدی اور محفوظ پہنچ جاتی ہے نیز مجلس کے منی آرڈر کسی کے نام کی بجائے صرف "مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ" کے پتہ پر آنے چاہئیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

اخراج از جماعت

عنایت اللہ صاحب واقفِ زندگی سابق کارکن دفتر وکیل المال ولد چوہدری محمد بخش صاحب حصار معرفت زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو الہ یار سندھ گذشتہ فسادات میں قادیان سے بلا اجازت آنے کے بعد لاہور سے بھی بغیر رخصت حاصل کئے۔ غائب ہو گئے تھے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے۔ کہ اُنہوں نے وقت آنے پر سلسلہ کے ساتھ وفاداری کا ثبوت نہیں دیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کے اس فعل پر انہیں اخراج از جماعت کی سزا دی ہے۔ احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے

(نظارت امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

میری والدہ مرحومہ

وطن چھوڑنے کے صدمہ اور ضعیفی کی حالت میں ایک لمبا سفر کرنے کی وجہ سے ۲۴/۲۵ جنوری کی درمیانی شب کو پردیس اور غریب الوطنی کی حالت میں میری والدہ کی وفات (رینالہ خورد ضلع منٹگمری میں) ہو گئی ہے۔ والدہ کی وفات سے حقیقی محبت کرنے والا اور دل سے دُعائیں دینے والا وجود ہمارے درمیان سے اُٹھ گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون آپ موصیہ تھیں۔ بطور امانت دفن کیا گیا ہے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں التجا ہے۔ کہ والدہ محترمہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار عبدالواحد (واقف زندگی)

درخواستِ دُعا

ہمارے ایک احمدی بھائی جناب عبدالعزیز صاحب بٹ آف قادیان جو گذشتہ فسادات کے سلسلے میں گرفتار کر لئے گئے تھے ڈسٹرکٹ جیل گورداسپور سے مرسلہ شدہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ہم سب مقید مسلمانوں کی جلد رہائی اور بال بچوں کی خیریت کیلئے دعا فرمائیں۔

ادعیۃ الفرقان

بہت مدت سے قرآن مجید کی تمام دُعائیں مترجم جن کا ترجمہ علامہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ نایاب اور ختم شدہ تھی۔ بحمد اللہ میاں محمد یامین تاجر کتب نزیل کراچی انجمن احمدیہ بندر روڈ نے نہایت خوشخط اور اعلیٰ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ہدیہ بھی بالکل معمولی صرف دو آنہ فی نسخہ رکھا ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔

افسوسناک وفات

میری اہلیہ سکینہ بیگم (بنت میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم) بعمر ترپن سال ایک لمبی علالت کے بعد حرکت دل بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۹/۱۰ فروری کی درمیانی رات کو وفات پا گئیں۔

جنازہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رتن باغ میں پڑھایا مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ اور بچپن ہی میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل بیت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور حتی الوسع خدمت سلسلہ بجا لانے میں کوشاں رہتی تھیں غربا کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماوے۔ اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ ان کا بڑا صاحبزادہ احمد دین رشید بھی بہت علیل ہے جسکی بیماری اس صدمہ سے بہت بڑھ گئی ہے۔ سوائے دُعا کے اور کوئی ظاہری علاج نظر نہیں آتا۔ اسلئے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے

(خاکسار محمد دین ناظر تعلیم وتربیت انجمن احمدیہ پاکستان لاہور)

خیریت مطلوب ہے

کبریٰ بیگم صاحبہ بنت حکیم عطا محمد صاحب سیالکوٹی محلہ دارالعلوم قادیان نیز چراغ بی بی صاحبہ والدہ کبریٰ بیگم صاحبہ محلہ دارالعلوم جو عرصہ ہوا۔ قادیان سے پاکستان جا چکی ہیں۔ جہاں کہیں بھی رہائش رکھتی ہیں۔ خاکسار کو دارالمسیح کے پتہ پر اپنی خیریت سے مطلع فرما دیں یا کسی اور دوست کو انکی بابت پتہ ہو۔ تو خاکسار کو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو جلد ہی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔

ایڈریس سے اطلاع دیں

عبدالخالق صاحب پسر بابو امیر عالم صاحب مرحوم کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی دوست کو انکے ایڈریس کا علم ہو۔ تو اطلاع دیویں۔ عبدالخالق صاحب اگر خود پڑھیں۔ تو نظارت ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں۔ - ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہندو مہاسبھا کو چاہیئے کہ سیاست سے بالکل دست کش ہو جائے

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کی نصیحت

کلکتہ ۱۲ر فروری - بنگال ہندو مہاسبھا کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے نصیحت کی کہ اب مہاسبھا کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسے چاہیئے کہ اپنی تمام توجہات کو سوشل اور کلچرل کاموں کی سرانجام دہی کے لئے وقف کر دے - نیز بنگال ہندو مہاسبھا کو چاہیئے کہ وہ سبھا کی باقی جماعتوں کی اس معاملے میں رہنمائی کرے (ا - پ)

مغربی پنجاب میں محکمہ تعلیم کا قابل تعریف کام

لاہور ۱۳ر فروری محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کا محکمہ تعلیم اور صوبہ بھر کے تعلیمی ادارے روپیہ جمع کرنے اور پناہ گزینوں کے کیمپوں میں خدمات انجام دینے کے سلسلے میں بہت جوش و خروش سے کام کر رہے ہیں - اس وقت تک محکمہ مذکور قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ پیش کر چکا ہے اتنی ہی رقم کی ایک اور قسط عنقریب پیش کر دی جائے گی - اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے ایک ہزار اونی کمبل، پانسو جرسیاں اور ایک ہزار لحاف پناہ گزینوں میں تقسیم ہو چکے ہیں راولپنڈی ڈویژن میں ایک خاص یوم لحاف منایا گیا - اس دن تمام سکول بند رہے اور سٹاف اور طلباء نے ملکر پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے جمع کئے - زنانہ سکولوں کی طالبات نے پناہ گزینوں کے لئے گرم سویٹر اور کپڑے بنائے (ا - پ)

مغربی پنجاب میں چار ہزار پنچائتیں کام کر رہی ہیں

لاہور ۱۳ر فروری محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک اعلان مظہر ہے کہ تقسیم کے بعد مغربی پنجاب میں تقریباً چار ہزار پنچائتیں رہ گئی تھیں ان میں سے اس وقت ساڑھے تین ہزار پنچائتیں حسب معمول کام کر رہی ہیں باقی پنچائتیں انتخابات کے ذریعے دوبارہ قائم ہو رہی ہیں - محکمہ کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے - کہ پنچائتوں کے ساتھ مکتبوں غرباء کے امداد گھروں اور یتیم خانوں کا انتظام کیا جائے اس وقت پنچائتیں اپنے تمام محکموں سے گہرا تعاون کر رہی ہیں جن کا دیہات میں رفاہی کاموں سے تعلق ہے (ا - پ)

قارئین الفضل کیلئے ضروری اعلان

گاندھی جی کے پھول تیرانے کی رسم کی وجہ سے ۱۳ر فروری ۱۹۴۸ء جمعہ کا پرچہ شائع نہیں ہوا - پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت کرتے وقت نمبر شمار ملاحظہ فرمالیا کریں جو ہر پرچہ پر درج ہے

چینی کے ناجائز استعمال پر سزا

لاہور - ۱۳ر فروری ۱۱ر فروری کو لاہور کے اسسٹنٹ راشننگ کنٹرولر نے نکسن ہوٹل ۲۰ میکلوڈ لاہور میں اچانک پہنچ کر مالکان ہوٹل کو بیرونی قسم کی چینی استعمال کرتے ہوئے جا پکڑا - چنانچہ سزا کے طور پر اس ہوٹل کا اناج وغیرہ کا پرمٹ ضبط کر لیا گیا ہے -

(ضروری پریس نوٹ)

اکابرین اربعہ کی نئی کانفرنس

لنڈن ۱۳ر فروری یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ حکومت روس چار بڑے وزراء خارجہ کی ایک اور کانفرنس کی کوشش کر رہی ہے جو غالباً مئی میں لنڈن یا پیرس میں منعقد کی جائے گی -

ایوننگ نیوز کے سیاسی نامہ نگار کے مطابق کریملن تینوں سابقہ پڑے ہوئے تین مسائل یعنی آسٹریلیا اٹلی کی سابقہ مقبوضات اور جاپانی صلح کی کانفرنس کی تیاری کو طے کرانے کے لئے متفکر ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی چار بڑوں کی کانفرنس جرمنی کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ اس مسئلہ پر مشرق اور مغرب میں بہت زبردست اختلاف ہے (اشار)

بین الاقوامی زبانیں سکھانے والی درسگاہ کے قیام کی تجویز

کراچی ۱۳ر فروری خیال کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کے تعلیم سے متعلق ذمہ دار افسران بین الاقوامی زبانوں کا ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جس میں عربی فارسی - فرانسیسی روسی - جرمنی اور اٹلی کی تعلیم دی جائے گی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے - کہ ہر ایک ملک کی زبان کی تعلیم اسی ملک کا باشندہ دیگا -

یہ خیال ہونا چاہیے کہ اس ادارہ سے ہندوستان میں بہتر سیاستدان پیدا ہونے میں بہت مدد ملے گی - کیونکہ اس سے ان لوگوں کو غیر ملکی زبانوں کے سیکھنے کا موقعہ ملیگا جو ملکی حضرات کے لئے بہت ضروری چیز ہے (اسٹار)

مسٹر بیون کی زندگی خطرہ میں ؟

لنڈن ۱۳ر فروری - پریس میں برطانوی سفارت خانہ میں ایک گمنام ٹیلیفون آیا کہ مسٹر بیون کو جان سے مار دیا جاویگا اس خبر کے ملنے کے بعد لنڈن کی اس خفیہ پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے جو مسٹر بیون کی حفاظت پر مامور ہے اس تاکید سے کوئی ہیجان پیدا نہیں ہوا ہے یہ بتایا جاتا ہے کہ اس قسم کی دھمکیاں اکثر دوسرے اہم آدمیوں کو بھی دی جاتی رہی ہیں - جس کے نتیجہ پر احتیاطی تدابیر کا بڑھایا جانا ضروری ہے (اسٹار)

حیدر آباد میں سیمنٹ فیکٹری کا قیام

حیدر آباد ۱۳ر فروری معلوم ہوا ہے - کہ حیدر آباد کی حکومت ایک سیمنٹ فیکٹری قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے - چنانچہ فیکٹری قائم کرنے کے لئے گوداوری کا ویلی کو منتخب کیا گیا ہے - جہاں اس صنعت کے لئے ضروری سامان بافراط موجود ہے آج کل امریکہ سے مشینری حاصل کرنے کے سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے -

(ا - پی - آئی)

تمام غیر ملکی نمائندوں میں سے چوہدری ظفر اللہ خان بہترین خطیب ہیں
پاکستان ٹائمز کے نمائندہ کا تاثر

پاکستان ٹائمز کا نمائندہ رقمطراز ہے کہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو انجمن اقوام متحدہ میں مؤثر ترین خطیب مان لیا گیا ہے۔ حالانکہ سب اچھے اچھے نوئیل بیکر (برطانیہ) ایک حقیقی خطیب ہے۔ انگریزی زبان کے لفظوں کو نگینوں کی طرح استعمال کرتا ہے۔ آسٹن (امریکہ) بلیغ اور سنجیدہ گو ہے۔ میک ناٹن (کینیڈا) برمحل بیچ تلا بولتا ہے۔ آرس (ارجنٹائن) بلاکا زور فہم۔ چھوٹی حکومتوں کا حامی و مددگار ہے۔ نندن (لنگن) بیرو (بلجیم) قابل تعظیم و دانا آدمی ہے۔ ڈاکٹر لوپیز (کولمبیا) تجربہ کار مدبر ہے۔ تاچی (چین) بر محل فارسی کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ تیز قانونی دماغ کا حامل ہے۔ گورگے اور لوزل (فرانس) قائل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے لیکن ان سب میں پاکستان کا نمائندہ نہایت سربلند ہے۔ وہ سیاست دان کی طرح سوچتا وکیل کی طرح بولتا وقار سے پیش آتا اور ایسا معتدل راستہ اختیار کرتا ہے کہ سب پر اثر ہوتا ہے۔ موقعہ ملے تو نہایت مہلک تعریض بھی کر جاتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تاثر نہیں۔ میں تقریباً تمام غیر ملکی سفیروں سے ملا ہوں۔ ان سب کی ذاتی رائے یہی ہے جو میں پیش کر رہا ہوں۔

پاکستان کی سرحد پر ریاستی فوجوں کے حملے

لاہور ۱۳ فروری۔ گجرات سے آمدہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ریاستی فوج نے پٹھانکوٹ کے پاس میں آکر حدود پاکستان میں ایک گاؤں پر حملہ کر کے ایک مسلمان کو ہلاک اور ایک کو سخت زخمی کر دیا۔ اس سے پہلے ہندوستانی فوج کے ایک جتھے نے بورڈر کے دیہات پر حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ سیالکوٹ کی خبر ہے کہ ریاستی فوج کے اندازاً ۵۰۰ سپاہیوں نے جھومیاں نامی گاؤں پر فائرنگ کیا۔ مگر بورڈر پولیس نے ان کو مار بھگایا۔ ضلع [illegible] کے ایک گاؤں سے سکھوں کا ایک مسلح جتھہ [illegible] مویشی ہنکا کر لے گیا۔ قصور بورڈر پر بھی کچھ [illegible] ہوئی ہیں۔ (اے۔پی)

مسٹر لیگن کو ہلاک کر دیا گیا

سکندرآباد ۱۳ فروری۔ گاندھی جی کے پھول ترائی رسم کی ادائیگی کے وقت ایک نہایت ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ سکندرآباد کے ایک مسلح جلوس نے نظام کی فوجوں کے افسر میجر لیگن [illegible] کے بنگلہ میں زبردستی داخل ہو کر اسے بھالوں سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ میجر مذکور پولٹری پر سے چیلیں اڑانے کے لئے فائر کر رہا تھا کہ ایک گولی اتفاقیہ کسی عورت کو لگ گئی جس کی اطلاع پا کر لوگ بنگلہ کے اندر گھس آئے اور اسے بھالوں سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ (اورینٹ)

[illegible] ۱۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ریل کے ورکر اور مسافر [illegible] چھوڑ دی [illegible] کا ارادہ بھی دوبارہ کھول دیا جائیگا۔ (رائٹر)

بلوچستان میں قبائلی سرداروں اور قومی لیڈروں کے درمیان کشمکش
سبی میں قائداعظم کی مصروفیات

سبی بلوچستان ۱۳ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بلوچستان کی سیاست بہت الجھی ہوئی ہے۔ پاکستان کے اس سب سے کم ترقی یافتہ صوبے میں قائداعظم کی تشریف آوری اس بات کے پیش نظر ہے کہ متفرق اور باہم مختلف الخیال لوگوں کے درمیان مفاہمت کے ذریعہ کامل اتحاد و اتفاق قائم کیا جائے۔ تا سب ایک ہی مقصد کے حصول میں کوشاں ہو جائیں۔ اور قوم و ملک کی فلاح و ترقی ہر ایک کا منتہائے مقصود قرار پا جائے۔

ایک طرف قلات کے الحاق کا معاملہ قائداعظم کے لئے جاذب توجہ ہے۔ دوسری طرف مشہور و معروف لیڈر اور بڑے بڑے جاگیردار اپنی اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانے میں کوشاں ہیں۔ جاگیردار اپنے حقوق اختیارات اور مراعات کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہتے ہیں۔ اور قومی لیڈر اس بات کی کوشش میں ہیں۔ کہ بلوچستان میں دستوری اصلاحات کا نفاذ کیا جائے۔ تا بلوچستان کے بھی دن پھریں۔ اور یہ بھی باقی صوبوں کی طرح ترقی کے میدان میں گامزن ہو۔ کل قائداعظم مختلف جماعتوں کے مطالبات سننے میں مصروف رہے۔ اور انہیں مناسب ہدایات و نصائح فرماتے رہے۔ صبح آپ نے شاہی جرگہ کو خطاب کیا۔ شاہی جرگہ قبائلی سرداروں کی ایک قسم کی اسمبلی ہے جو ۵۵ ممبروں پر مشتمل ہے۔ یہ سب ممبران نامزد کئے جاتے ہیں۔ سردار محمد خان جوگیزئی شاہی جرگہ کے لیڈر ہیں۔ یہ سردار اپنے مرتبے اور حقوق کی حفاظت کی خاطر قائداعظم کی خدمت میں ایک مشترکہ عرضداشت پیش کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ قاضی عیسیٰ خان کی قیادت میں فوری اصلاحات پر زور دے رہی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جاگیرداروں اور قبائلی سرداروں کے حقوق و اختیارات کو ختم کر دیا جائے۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی کابینہ میں بلوچستان کو نمائندگی کا حق دیا جائے۔

آج سہ پہر قائداعظم نے ریلوے فوجی اور دیگر افسران کے ایک مجمع عظیم میں تقریر فرمائی۔ اور انہیں پاکستان کو ایک خوشحال ملک بنانے میں ہر ممکن قربانی سے کام لینے کی تلقین کی۔ شام کو مسلم نیشنل گارڈز نے آپ کے اعزاز میں فوجی سلامی کی رسم ادا کی۔ (اے۔پ)

ترکیہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ آجکل امریکہ کا فوجی مشن ترکیہ گیا ہوا ہے۔ اس مشن کے لیڈر میجر جنرل ہوریس میک برائیڈ نے آج یہاں ایک بیان میں کہا۔ ترکیہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر دم ایک طاقت سے لڑنے کے لئے تیار ہے۔ میجر جنرل براٹیڈ آجکل اہم مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے واپس امریکہ آئے ہوئے ہیں۔ جہاں ترکیہ کو دس کروڑ ڈالر کی امداد دینے کا سوال زیر غور ہے۔ انہوں نے مزید کہا ترکیہ اپنی حدود کے باہر کسی کے خلاف کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر کسی نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی۔ تو وہ ضرور مقابلہ کرے گا۔ آجکل امریکہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس بات پر غور کر رہا ہے۔ کہ آیا ترکیہ کو یہ فوجی امداد دینے کے لئے کانگریس سے منظوری حاصل کی جائے یا نہیں زیر غور امداد اس مجوزہ امداد سے علیحدہ ہے۔ جو ترکیہ کو مارشل پلان کے ماتحت ملنی ہے۔ (رائیٹر)

تارکان وطن کو ان کا چھینا ہوا اسلحہ واپس کیا جائے گا

لاہور ۱۳ فروری۔ محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے اعلان ہے کہ اسلحہ کے تمام لائسنسدار جن کے ہتھیار ہندوستان کے کسی حصہ میں چھین لئے گئے تھے۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس معاملے کی اطلاع کسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انسپکٹر جنرل پولیس یا مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے محکمہ کے سیکرٹری کو نہیں دی۔ اب فی الفور مغربی پنجاب کے ہوم سیکرٹری کے دفتر میں اسلحہ کے مکمل کوائف کے ساتھ رپورٹ بھیجیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسا تمام اسلحہ معہ گولیاں۔ کارتوس بلا تاخیر لائسنسداروں کو واپس کر دیا جائے۔ جو ملک چھوڑنے والوں سے لیا گیا تھا۔ (اے۔پی)

لاہور میں فوجی نوعیت کی گاڑیوں کے استعمال پر پابندی

لاہور ۱۳ فروری۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ظفر الاحسن نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے فوجی نوعیت کی تمام گاڑیوں کا استعمال خواہ وہ کسی رنگ کی ہوں ضلع لاہور کے کسی حصہ میں ۱۱ فروری سے ایک مہینے کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے البتہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے خاص پرمٹ کے ماتحت نقل و حرکت کی جا سکتی ہے۔ اس حکم کا اطلاق کسی ایسی گاڑی پر نہ ہوگا۔ جسے لاہور ایریا کمانڈر کے ماتحت فوجی عملہ کا کوئی فرد یا افراد یا مغربی پنجاب کی صوبائی اڈیشنل یا سپیشل پولیس یا حکومت مغربی پنجاب کا کوئی اور سرکاری افسر اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلے میں اپنے قبضہ میں رکھے۔ استعمال کرے یا چلائے۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

اب کونسل کا آئندہ اجلاس گرین وچ ٹائم کے مطابق ۱۸ فروری کو ساڑھے سات بجے شام منعقد ہوگا جس میں ہندوستان اور پاکستان کے باہمی اختلافات پر بحث ہوگی۔ مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے امن کونسل کے اجلاس کے بعد رائٹر کے نامہ نگار کو بتایا مجھے امید ہے کونسل کے اس اقدام سے کونسل کے لئے اس مشکل ترین کام کو سرانجام دینے میں بہت سہولت پیدا ہو جائے گی۔

پاکستان وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اس فیصلے پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا۔ صدر امن کونسل کا اعلان اعلیٰ تدبیر اور فراست پر مبنی ہے صورت حال کو جس نقطہ نگاہ سے انہوں نے دیکھا ہے نہ صرف یہ کہ امن کونسل کے ممبران کو بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے وفود کو بھی اسی نقطۂ نگاہ سے صورت حال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اس مرحلہ پر ہندوستانی وفد کی طرف سے درخواست التواء ہمارے لئے سخت پریشان کن تھی اور اس نے ہمیں بہت ہی تذبذب کی حالت میں ڈال دیا تھا۔ صدر نے ایک ایسی مفاہمت سے کام لیا ہے کہ جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہم تصفیہ اوقات سے بچ گئے ہیں۔ بلکہ کونسل کے لئے یہ موقع بھی پیدا ہو گیا ہے کہ اب وہ ان معاملات پر بھی غور کرے جن کا ذکر ہم اپنی عرضداشت کے مسودہ میں کر چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کشمیر کے معاملے میں التواء کا عرصہ کم سے کم ہوگا۔ اور ہندوستانی وفد جلد سے جلد ایسے اعتمادات سے آراستہ ہو کر واپس نیو یارک آ سکے گا۔ کہ جن کی موجودگی میں اس کے لئے خود کسی تصفیہ پر پہنچنا مشکل نہ ہوگا۔ (رائٹر)

مسلمانوں کے خلاف پر فتن کارروائیوں کا مرکز

کراچی ۱۲ فروری۔ ریاست الور کے مسلمان پناہ گزینوں کے سیکرٹری کا بیان ہے کہ مہاراجہ اور اس کے وزیر اعظم کے ریاست میں داخلہ پر پابندی لگا دینا اسبات کی بین دلیل ہے کہ ریاست الور مسلمانوں کے خلاف پرفتن کارروائیوں کا مرکز تھی۔ بلکہ خود کانگرس کے خلاف محاذ قائم کیا ہوا تھا۔ آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو اور گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مہاراجہ اور اس کی حکومت نے جو مظالم مسلمانوں پر ڈھائے ہیں اگر ایمانداری کے ساتھ ان کے متعلق تحقیقات کی جائے تو ریاست کے مسلمان تحریری اور چشم دید شہادتیں کثرت کے ساتھ پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ (اورینٹ)

کلکتہ میں خوراک کی سخت قلت ہے

کلکتہ ۱۳ فروری۔ شہر میں خوراک کی سخت قلت ہے مسلم حلقوں کے لوگ اس ہفتہ راشن دوکانوں سے اپنا راشن نہیں لے سکے۔ ڈاکٹر بی سی رائے وزیر اعظم مغربی بنگال نے ایک پریس بیان میں کہا کہ صوبہ میں خوراک کی حالت نہایت نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ مگر آپ نے کہا کہ یہ تکلیف [illegible]